قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

Online Edition

مدیر۔ابو سعید

منگل 22 جون 2021ء | 11 ذوالقعدہ 1442ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:147

فرمانِ رسول ﷺ

اذان کے الفاظ دہراؤ پھر درود بھیجو

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے،انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مَیں ہی ہوں گا۔جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر849)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

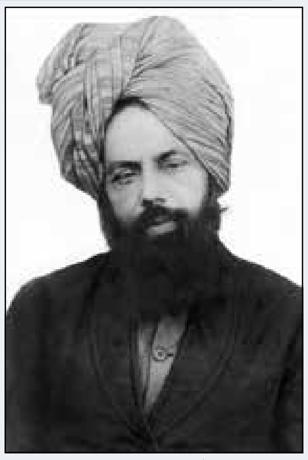

درود اور شکر گزاری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ:

’’ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔آپ نے ہر قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔طرح طرح کے مصائب اٹھائے لیکن پرواہ نہ کی۔یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (الاحزاب:57) اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم درود و سلام بھیجو نبی ﷺ پر۔

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔آپ کی ہمت و صدق وہ تھا کہ اگر ہم اوپر یا نیچے نگاہ کریں تو اس کی نظیر نہیں ملتی۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 23-24۔ ایڈیشن 1988ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۷﴾

(الاحزاب:57)

ترجمہ:یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس درود شریف کو کثرت سے پڑھنا آج ہر احمدی کے لئے ضروری ہے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو بھی ہم پورا کرنے والے ہوں۔خدا تعالیٰ کی آواز پر ہم لبّیک کہنے والے ہوں۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے دعوے پر پورے اترنے والے ہوں۔صرف نعروں اور جلوسوں سے یہ محبت کا حق ادا نہیں ہو گا جو غیر از جماعت مسلمان کرتے رہتے ہیں۔اس محبّت کا حق ادا کرنے کے لئے آج ہر احمدی کروڑوں کروڑ درود اور سلام اپنے دل کے درد کے ساتھ ملا کر عرش پر پہنچائے۔یہ درود بندوقوں کی گولیوں سے زیادہ دشمن کے خاتمے میں کام آئے گا۔

پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ درود پڑھنے کا طریق کیا ہے آپ اپنے ایک خط میں جو آپ نے اپنے ایک مرید کو لکھا، فرماتے ہیں کہ:’’یہ لحاظ بدرجہ غایت رکھیں کہ ہر ایک عمل رسم اور عادت کی آلودگی سے بکلّی پاک ہو جائے۔‘‘ (جو عمل بھی ہے صرف رسم نہ ہو اور عادت نہ ہو) ’’اور دلی محبّت کے پاک فوّارے سے جوش مارے۔‘‘(اس کا رسم اور عادت کا گند جو ہے رسم اور عادت کا اس سے پاک کریں اور دل سے نکلنے والی محبت جو ہے وہ فوارے کی طرح پھوٹ رہی ہو۔فرمایا)’’مثلاً درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکات الٰہی مانگتے ہیں‘‘فرمایا کہ:’’بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہئے کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس درجے تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل یہ تجویز نہ کر سکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد بشر گزرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا۔‘‘(یہ محبت ایسی ہو کہ بہت سوچنے کے بعد بھی کبھی دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو سکے کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایسا تھا جس سے ایسی محبت پیدا ہو سکے، نہ کبھی آئندہ پیدا ہوسکتا ہے جس سے

بقیہ صفحہ 5 پر

اس شمارہ میں

- ہو چکا ہے ختم اب چکر تری تقدیر کا (منظوم)
- امانت و دیانت
- بنیادی مسائل کے جوابات
- دوسرا آن لائن عالمی مشاعرہ

دربارِ خلافت

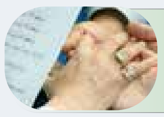

نومبائعین کی پاک روحانی تبدیلی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جرمنی کے دورے میں جو میرا گزشتہ دورہ ہوا ہے، اُس میں ایک جرمن نوجوان احمدی ہوئے، اُس نے مجھے یہی بات کہی (مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں) کہ مَیں سخت قسم کا عصیلہ انسان تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر مجھے غصہ آجاتا تھا لیکن احمدی ہونے کے بعد ایک ایسی تبدیلی پیدا ہوئی ہے مجھے لگتا ہے کہ احمدیت نے مجھے صبر اور تحمل اور برداشت سکھائی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا ہوا اور جب اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوا تو اپنی طبیعت پر کنٹرول بھی پیدا ہوا اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوئی۔

پھر ایک اور نومبائع دوست نے کہا کہ ہم شراب پیتے تھے، سگریٹ نوشی کرتے تھے، احمدیت قبول کرنے سے ہم نے یہ دونوں چیزیں چھوڑ دی ہیں، بلکہ اگر نمازیں باقاعدہ ہوں، (وہ خود وہ لکھتے ہیں کہ اگر نمازیں باقاعدہ ہوں) تو ان فضول چیزوں کی طرف توجہ ہی نہیں رہتی۔

تو یہ تعلق ہے جو اللہ تعالیٰ سے ان لوگوں نے قائم کیا کہ نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی، اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھا اور ان سب فضولیات سے، لغویات سے اور گناہوں سے توبہ کرنے والے بنے۔ پس حقیقی نمازیں ہیں جو ان برائیوں سے چھڑانے والی ہو جاتی ہیں اور ہونی چاہئیں۔ جماعت احمدیہ صرف پرانے قصے پیش نہیں کرتی بلکہ آج بھی، اس زمانہ میں بھی، بندے کا خدا سے تعلق جوڑنے کے بیشمار واقعات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے سے، آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ایک انقلاب کی صورت میں لوگوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ قرآنِ کریم کا جو یہ اعلان ہے، یہ دعویٰ ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (العنکبوت:46) کہ یقیناً نماز بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے، آج بھی اپنی پوری آب و تاب سے پوری ہو رہی ہے اور اپنی سچائی کا اعلان کر رہی ہے۔ یہ اعلان کہ جو لوگ خالص ہو کر نمازیں پڑھتے ہیں، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں، یہ نمازیں یقیناً اُن کو برائیوں سے اور فحشاء سے اور ناپسندیدہ باتوں سے روکنے والی ہیں۔ بلکہ قرآنِ کریم کا ہر دعویٰ ہر پیشگوئی جس طرح اس زمانے میں صحیح ثابت ہو رہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے لوگ ہیں اُن کے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہیں وہ غیروں کو چاہے وہ مسلمان ہوں نظر نہیں آسکتیں۔

پھر ایک نومبائع کے تبلیغ کے شوق کے بارہ میں امیر صاحب غانا تحریر کرتے ہیں کہ جب ہم تبلیغ کے لئے اَپر ایسٹ گئے تو بمباگو (Bimbaago) نامی جگہ پر ایک ٹیچر نے احمدیت کی تعلیم سے متاثر ہو کر بیعت کر لی۔ اس کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ کچھ عرصے کے بعد بولگا (Bolga) (وہاں پر ایک شہر کا نام ہے، نارتھ میں بڑا شہر ہے)، بولگا میں خدام کا نیشنل اجتماع ہوا، (وہ جو ٹیچر تھا جس نے بیعت کی) اپنے ساتھ بیس اساتذہ کو لے کر اس اجتماع میں شامل ہوا اور سب لوگ پہلے ہی اُس کی تبلیغ سے احمدی ہو چکے تھے۔ تو دیکھیں کہ نہ صرف یہ کہ بیعت کی اور اپنی اصلاح کی بلکہ اُن لوگوں میں تبلیغ کا بھی ایک شوق ہے، ایک لگن ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں بڑھ رہی ہیں۔ پھر برکینا فاسو کے ریجن کو پیلا میں سانہ سلیمان ایک احمدی خادم اور اُن کے تین بھائی احمدیت کی آغوش میں ہیں، اِن کے والد جماعت کے شدید مخالف ہیں اور اکثر جماعت کی مخالفت میں اندھے ہو جاتے ہیں اور اپنے بچوں کو گالیاں دیتے ہیں اور گھر سے نکال دیتے ہیں۔ وہاں برکینا فاسو میں ہماری جماعت کے کئی ریڈیو سٹیشن بھی چل رہے ہیں اور جو دوسرے ریڈیو سٹیشن ہیں اُن میں بھی جماعتی پروگرام کچھ گھنٹوں کے لئے نشر ہوتے ہیں۔ تو ایک روز ان کے (ان تین بچوں کے والد نے) ریڈیو لگایا تو اسلام کی تعلیم پر ایک خوبصورت درس جاری تھا۔ اس درس کو سننے کے بعد ان بچوں کے والد اتنے متأثر ہوئے کہ سب بچوں کو بلایا اور کہا کہ دیکھو تم جو کافروں کے ساتھ ملے ہوئے ہو، (یعنی احمدیوں کو کافر کہا) کہ باز آجاؤ اور اس پروگرام کو سنو جو ریڈیو پر آرہا ہے۔ کتنا خوبصورت پروگرام ہے، یہ ہیں اصل اللہ والوں کے الفاظ۔ والد صاحب کہنے لگے کہ یہ اصل اللہ والوں کے الفاظ ہیں جو دل میں گھر کر جاتے ہیں، دل میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ یہ پیغام سنو، یہ اللہ والوں کا پیغام ہے تم کیوں احمدیوں کی طرف جھکے ہوئے ہو اور اُن کی باتیں سنتے ہو اور اُن سے متاثر ہو کر اُن میں شامل ہو گئے ہو۔ پھر اِن کے والد صاحب کہتے ہیں سنو یہ ہے اسلام۔ تو یہ والد صاحب اس بات کو بالکل نہیں جانتے تھے کہ یہ وقت جماعتی ریڈیو پر جماعتی پروگرام کا ہے۔ پروگرام گورنمنٹ کے ریڈیو پر آرہا تھا۔ لیکن جب پروگرام کے آخر پر تعارفی نظم احمدیت زندہ باد، احمدیت زندہ باد گونجی تو یہ سننا تھا کہ فوراً موصوف نے ریڈیو بند کر دیا۔ اس پر بچوں نے اُن کو کہا کہ ابا جان! واقعی آپ صحیح کہتے تھے یہی اصل اللہ والے لوگ ہیں جن کے الفاظ دل میں گھر کر جاتے ہیں اس لئے ہم آج پہلے سے بھی زیادہ احمدیت کے ساتھ مضبوط رشتے میں جڑ گئے ہیں۔ پس ان لوگوں کے لئے کوئی راستہ ہی نہیں ہے سوائے اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیروں اور تعلیم کے مطابق اسلامی احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور وہ تفسیریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنِ کریم کی بیان کی ہیں، اُن کو سنیں۔ کیونکہ آج دنیا میں اس سے بہتر کوئی اور علم دے ہی نہیں سکتا۔

پھر ہمارے ایک مبلغ ہیں ارشد محمود صاحب قرغزستان سے یہ بیان کرتے ہیں کہ جماعت قرغزستان کے نیشنل صدر سلامت صاحب کے ذریعہ Jildiz Abdullaeva صاحبہ (جو بھی نام ہے اِن کا) نام کی ایک لڑکی

بقیہ صفحہ 8 پر

ہو چکا ہے ختم اب چکر تری تقدیر کا

ہوچکا ہے ختم اب چکر تری تقدیر کا
سونے والے اٹھ کہ وقت آیا ہے اب تدبیر کا
شکوۂ جورِفلک کب تک رہے گا برزباں
دیکھ تو اب دوسرا رخ بھی ذرا تصویر کا
کاغذی جامہ کو پھینک اور آہنی زرہیں پہن
وقت اب جاتا رہا ہے شوخیٔ تحریر کا
نیزۂ دشمن ترے سینہ میں پیوستہ نہ ہو
اس کے دل کے پار ہو سوفار تیرے تیر کا
اپنی خوش اخلاقیوں سے موہ لے دشمن کا دل
دلبری کر،چھوڑ سودا نالۂ دلگیر کا
مدتوں کھیلا کیا ہے لعل وگہر سے عدو
اب دکھا دے تو ذرا جوہر اسے شمشیر کا
پیٹ کے دھندوں کو چھوڑ اور قوم کے فکروں میں پڑ
ہاتھ میں شمشیر لے عاشق نہ بن کف گیر کا
ملک کے چھوٹے بڑے کووعظ کر پھر وعظ کر
وعظ کرتا جا ،نہ کچھ بھی فکر کر تاثیر کا
کل کے کاموں کو بھی جوممکن ہو اگر تو آج کر
اے مری جاں وقت یہ ہر گز نہیں تاخیر کا
ہوچکی مشقِ ستم اپنوں کے سینوں پر بہت
اب ہو دشمن کی طرف رخ خنجروشمشیر کا
اے مرے فرہاد رکھ کاٹ کر کوہ وجبل
تیرا فرضِ اولیں لانا ہے جوئے شیر کا
ہورہا ہے کیا جہاں میں کھول کر آنکھیں تو دیکھ
وقت آپہنچا ہے تیرے خواب کی تعبیر کا

کلام محمود صفحہ 199

ایم اے شہزاد

امانت و دیانت

خدائے بزرگ و برتر قرآن مجید فرقان حمید میں امانت و دیانت کے متعلق فرماتا ہے

فَاِنۡ اَمِنَ بَعۡضُکُمۡ بَعۡضًا فَلۡیُؤَدِّ الَّذِی اؤۡتُمِنَ اَمَانَتَہٗ

(البقرہ: 284)

ترجمہ: کہ اگر تم میں سے کسی شخص کو امین جانتے ہوئے اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی جائے تو امین کو چاہیے کہ عندالطلب وہ امانت ادا کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے جس کا اوڑھنا بچھونا بہت برا ہے۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ یہ اندرونے کو خراب کر دیتی ہے یا اس کی چاہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔

(نسائی کتاب الاستعاذہ من الخیانۃ)

قریش مکہ نبی کریم ﷺ کے خون کے پیاسے اور آپ ﷺ کے قتل کے درپے تھے۔ مگر حضور ﷺ کو ہجرت مدینہ کے وقت ان کی امانتوں کی واپسی کی فکر تھی۔ چنانچہ مکہ چھوڑتے ہوئے اپنے عم زاد حضرت علیؓ کو ان خطرناک حالات کے باوجود پیچھے چھوڑا کہ وہ امانتیں ادا کر کے مدینہ آئیں۔ رسول کریم ﷺ کے دل میں امانت کا جس قدر احساس گہرا تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اگر کوئی گری پڑی چیز مل جائے تو اس کا کیا کیا جائے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کی نشانیاں بتا کر اعلان کرتے رہو پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے لوٹا دو۔ وہ کہنے لگا اگر کوئی گمشدہ اونٹ مل جائے تو اس کا کیا کریں؟ نبی کریم ﷺ بہت ناراض ہوئے چہرہ مبارک کا رنگ سرخ ہو گیا اور فرمانے لگے تمہیں اس سے کیا اس اونٹ کے پاؤں ساتھ ہیں وہ درخت چر کر اور پانی پی کر زندہ رہ سکتا ہے۔ تم اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ خود اس کا مالک اُسے پالے۔

(بخاری کتاب العلم)

غزوۂ خیبر کے محاصرہ کے وقت بھوک اور فاقے کے ایام میں یہود کے ایک حبشی چرواہے نے اسلام قبول کر لیا اور سوال پیدا ہوا کہ اس کے سپرد یہود کی بکریوں کا کیا کیا جائے نبی کریم نے ہر حال میں امانت کی حفاظت کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ آپ نے اپنے صحابہ کی بھوک اور فاقہ کی قربانی دے دی مگر کیا مجال کہ آپ کی امانت میں کوئی فرق آیا ہو حالانکہ یہ بکریاں دشمن کے طویل محاصرہ میں تو مہینوں کی خوراک بن سکتی تھیں۔ مگر آپ نے کس شان استغناء سے فرمایا کہ بکریوں کا منہ قلعے کی طرف کر کے ان کو ہانک دو۔ خدا تعالیٰ ان کو ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔ نومسلم غلام نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعے کے پاس پہنچ گئیں جہاں سے قلعے والوں نے ان کو اندر داخل کر لیا۔ سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ جنگ میں بھی جہاں سب کچھ جائز سمجھا جاتا ہے کس شدت سے امانت کے اصول پر عمل کرتے اور کرواتے تھے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام جلد 2 ص 344)

غزوۂ خیبر کے موقع پر یہود شکست کے بعد پسپا ہوئے۔ مسلمانوں کو طویل محاصرہ کے بعد فتح عطا ہوئی۔ بعض مسلمانوں نے جو کئی دنوں سے فاقہ سے تھے یہود کے مال مویشی پر غنیمت کے طور پر قبضہ کر کے کچھ جانور ذبح کئے اور ان کا گوشت پکنے کے لئے آگ پر چڑھا دیا۔ نبی کریم کو خبر ہوئی تو رسول کریم نے اسے سخت ناپسند فرمایا کہ مال غنیمت میں باضابطہ تقسیم سے پہلے یوں تصرف کیوں کیا گیا اور اسے آپؐ نے خیانت پر محمول فرمایا۔ آپؐ نے صحابہ کو امانت کا سبق دینے کے لئے گوشت سے بھرے وہ سب دیگچے اور ہنڈیاں الٹوا دیں پھر صحابہؓ کے مابین خود جانور تقسیم فرمائے اور ہر دس آدمیوں کو ایک بکری دی گئی۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اموال پر زبردستی قبضہ جائز نہیں۔

(مسند احمد جلد 4 ص 89)

فاقوں مر جائے پر جائے نہ امانت تیری
دور و نزدیک ہو مشہور امانت تیری
جاں بھی دینی پڑے تو نہ ہو اس سے دریغ
کسی حالت میں نہ جھوٹی ہو ضمانت تیری

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’امین اور دیانت دار بننا بہت نازک امر ہے۔ جب تک انسان اس کے تمام پہلو بجا نہ لاوے۔ امین اور دیانت دار نہیں ہو سکتا۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 345)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ کھیل رہا تھا آنحضرت ﷺ نے مجھے کسی کام کے لئے بھجوا دیا۔ میں جب ذرا تاخیر سے گھر آیا تو میری ماں نے مجھ سے پوچھا کہ گھر تاخیر سے کیوں آئے ہو تو میں نے کہا کہ حضور ﷺ نے مجھے کسی کے پاس پیغام دے کر بھجوایا تھا اس لئے مجھے دیر ہو گئی۔ تو میری ماں نے مجھ سے پوچھا کیا بات تھی میں نے کہا وہ میں نہیں بتا سکتا وہ میرے آقا محمد مصطفی ﷺ کی امانت ہے۔ مجھے حضور ﷺ نے بتانے کی اجازت نہیں دی۔ تب میری ماں نے مجھے کہا ٹھیک ہے بیٹے کسی کو نہ بتانا اسی طرح امانت کے حق ادا ہوتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کتنی باریک تعلیم تھی اور کتنا گہرا اثر چھوڑا ہے کہ بچے بھی امانت کے راز سمجھ گئے اور امانت ایسے عظیم الشان مقام پر پہنچی کہ اس سے پہلے تاریخ میں دنیا نے کبھی ایسے امین نہیں دیکھے تھے۔ اور یہ اثر بڑی دیر تک امت مسلمہ میں جاری رہا۔۔۔ سینکڑوں سال بعد یہ واقعہ رونما ہوا الپ ارسلان کا بیٹا ملک شاہ جب بادشاہ بنا تو چونکہ اس کے والد ایسے وقت میں گزر گئے جبکہ اس کی عمر ابھی چھوٹی تھی تو شریکوں نے اور رشتہ داروں نے اپنی اپنی جگہ حکومتوں کے اعلان کرنے شروع کر دیئے جس سے ملک میں ایک عام بغاوت کی فضا پیدا ہو گئی۔ اس وقت ان کا ایک مشہور وزیر طوسی چونکہ شیعہ تھا اس نے ان کو کہا کہ کیوں نہ ہم امام موسیٰ رضاؒ کی قبر پر چلیں اور وہاں دعا کریں اس دعا کا خاص اثر ہو گا۔ ملک شاہ صاحب نے یہ بات مان لی۔ وہ دونوں حضرت امام موسیٰ رضاؒ کی قبر پر گئے اور دعا کی۔ دعا کے بعد ملک شاہ صاحب نے اپنے وزیر سے پوچھا کہ بتاؤ تم نے کیا دعا کی تھی؟ وزیر نے جواب دیا کہ میں نے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح نصیب فرمائے۔ پھر وزیر کے پوچھنے کے بغیر انہوں نے کہا کہ جانتے ہو میں نے کیا دعا کی تھی؟ میں نے یہ دعا کی تھی کہ اے خدا اگر میرے چچا زاد بھائی مجھ سے زیادہ اس امانت کے اہل ہیں کہ تیری مخلوق پر اور مسلمانوں پر حکومت کریں تو اے خدا! آج کے دن تو میری جان اور میرا تاج و تخت مجھ سے واپس لے لے میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ یہ واقعہ بیان کر کے گبن لکھتا ہے کہ ساری انسانی تاریخ میں امانت کا اس سے زیادہ روشن واقعہ کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 620-621)

لوگ غلط فہمی سے یہ سمجھتے ہیں کہ امانت و دیانت بڑی بڑی چیزوں میں تو ٹھیک ہے چھوٹی چھوٹی چیزوں میں کیا فرق پڑتا ہے حالانکہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے ہمیں سکھایا کہ امانت شروع ہی چھوٹی باتوں سے ہوتی ہے۔ جو شخص چھوٹی باتوں میں امانت و دیانت کا حق ادا نہیں کرتا وہ بڑی باتوں میں اس کا حق کر ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ علیہ السلام آرام فرما رہے تھے اور سید فضل شاہ صاحب آپ علیہ السلام کے پاؤں دبا رہے تھے۔ دباتے دباتے آپ علیہ السلام کے کوٹ کی جیب پر ہاتھ پڑا تو اندر سے ٹھیکریوں کی آواز آئی۔ انہوں نے سمجھا کہ کوئی بچہ جیب میں ڈال گیا ہے۔ آپ علیہ السلام کو پتہ نہیں لگا انہوں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹھیکریاں نکالیں اور باہر پھینکنے لگے تو حضور علیہ السلام کی آنکھ کھل گئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا میں نے یہ ٹھیکریاں نکالی ہیں تا کہ باہر پھینک دوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا بالکل نہیں واپس جیب میں ڈال دیں۔ یہ میرے محمود کی امانت ہے وہ میرے پاس امانت رکھوا گیا تھا، واپس آئے گا تو پوچھے گا اور جب ٹھیکریاں نہیں پائے گا تو کہے گا یہ کیسی امانت کا حق ادا کرتے ہیں۔ یعنی ساری دنیا کو امانت کی تعلیم دے رہے ہیں اور بچے کی ٹھیکریاں بھی نہیں بچا سکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسلامی خلق نے اس میدان میں بہت شکست کھائی ہے۔ اتنے دکھ کے مناظر ہیں کہ مشرق اور مغرب میں سب سے زیادہ خیانت مسلمان ممالک میں نظر آ رہی ہے۔ اتنے دکھ کا مقام ہے کہ وہ جو ساری دنیا کے امین بنائے گئے تھے آج ساری دنیا ان پر ہنستی ہے اور کہتی ہے یہ دیکھو خائن لوگ۔ پس اس کھوئی ہوئی بازی کو ہم نے جیتنا ہے۔ اور اس پانسے کو پھر پلٹنا ہے۔ یہ کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم امانت کے باریک تقاضوں کو پورا کریں خدا کی محبت کی نگاہیں ہم پر پڑیں اور اللہ تعالیٰ آسمان سے یہ کہے کہ اے اس امین کے غلامو!! تم نے اس حق کو خوب ادا کر دیا۔ خوب ادا کر دیا۔ اور خوب ادا کر دیا۔ اب میرے حضور تم حاضر ہو گئے تو میں تمہیں پیار اور محبت سے نوازوں گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو آمین۔

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 624)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

آنحضور ﷺ کا یہ دستور تھا کہ اونچائی چڑھتے وقت اللہ اکبر اور اترائی پر سبحان اللہ کا ورد کرتے۔ آج گھروں میں سیڑھیاں ہوتی ہیں ان کے ذریعہ اوپر جاتے اللہ اکبر اور نیچے آتے وقت سبحان اللہ پڑھتے رہنا چاہیے۔ تا سنت رسول پر عمل ہو سکے۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

بنیادی مسائل کے جوابات

قسط نمبر 15

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ خاکسار کی ملاقات مؤرخہ 13 اپریل 2021ء میں خادم کے عرض کرنے پر کہ کیا کسی آن لائن سسٹم کے تحت نماز تراویح ادا کی جا سکتی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے راہنمائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

جواب: اگر مسجد اور اس کے عقب میں گھر ایک ہی Location میں ہوں جیسا کہ اسلام آباد یوکے کے نئے مرکز احمدیت میں مسجد مبارک اور اس کے عقب میں کارکنان کے گھر ہیں تو لاؤڈ سپیکر اور ایف ایم ریڈیو وغیرہ کے مواصلاتی ذریعہ سے جس کے منقطع ہونے کے بہت کم امکانات ہوتے ہیں صرف مجبوری کی حالت میں جیسا کہ آجکل کرونا وائرس کی وبا کی وجہ سے مجبوری ہے، نماز تراویح اور دیگر نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ لیکن اگر مسجد اور مکانات الگ الگ Locations میں ہوں یا مکانات مسجد کے آگے ہوں تو ایسے گھروں کے مقیم اس طرح مسجد میں ہونے والی نمازوں کی اقتداء میں نمازوں کی ادائیگی نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ اپنے اپنے گھروں میں اپنی باجماعت نماز پڑھ سکتے ہیں۔

سوال: اسی طرح اسی ملاقات میں خاکسار نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ آجکل کے مجبوری کے حالات میں جبکہ گھر والے افراد گھر پر نماز باجماعت ادا کریں تو کیا عورت نماز باجماعت کیلئے اقامت کہہ سکتی ہے، نیز امام کے بھولنے پر لقمہ دے سکتی ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:۔

جواب: اگر صرف گھر کے مرد اور عورتیں ہوں تو لقمہ دے سکتی ہے، لیکن غیر مرد ہوں تو حسب ارشاد حضور ﷺ کسی بھول، سہو کی صورت میں تالی بجائے گی۔ لقمہ نہیں دے گی یا سبحان اللہ نہیں کہے گی۔

نیز فرمایا: عورت اقامت نہیں کہے گی خواہ گھر میں ہی نماز ہو رہی ہو کیونکہ حضور ﷺ نے اس کی اجازت نہیں دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بھی آتا ہے کہ آپ جب کسی مجبوری کی وجہ سے گھر پر نماز ادا کرتے تھے اور حضرت اماں جانؓ کو نماز میں اپنے ساتھ کھڑا کر لیا کرتے تھے (حضور علیہ السلام کے حضرت اماں جانؓ کو ساتھ کھڑے کرنے کی مجبوری بھی حضرت اماں جانؓ نے بیان فرمائی ہوئی ہے) لیکن یہ کہیں نہیں آتا کہ آپ نے حضرت اماں جانؓ کو اقامت کہنے کا ارشاد فرمایا ہو۔ اس لئے اقامت مرد خود ہی کہے گا۔ اور ویسے بھی اقامت کے متعلق تو حدیث میں بھی آتا ہے کہ بوقت ضرورت امام خود بھی کہہ سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ارشاد مبارک میں جس حدیث کی طرف اشارہ فرمایا وہ سنن ترمذی میں عمرو بن عثمان بن یعلی بن مرہ سے مروی ہے، جسے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (حضرت یعلی بن مرہؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ چنانچہ جب وہ ایک تنگ جگہ میں پہنچے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ وہاں اوپر آسمان سے بارش برسنے لگی اور نیچے زمین پر کیچڑ ہو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری پر سوار رہتے ہوئے اذان دی اور اقامت کہی۔ پھر حضور ﷺ نے اپنی سواری آگے کی اور اشاروں سے انہیں نماز پڑھاتے ہوئے ان کی امامت کروائی۔ آپ سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔

(سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ)

سوال: بلاد عرب سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ مِلکِ یمین سے کیا مراد ہے۔ نیز طلاق کی صحیح شرائط کیا ہیں اور ایک دفعہ زبانی طلاق کہنے سے طلاق واقع ہونے کے متعلق کیا حکم ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 14 جنوری 2020ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا۔ حضور نے فرمایا:۔

جواب: اسلام کے ابتدائی زمانہ میں جبکہ دشمنان اسلام مسلمانوں کو طرح طرح کے ظلموں کا نشانہ بناتے تھے اور اگر کسی غریب مظلوم مسلمان کی عورت ان کے ہاتھ آجاتی تو وہ اسے لونڈی کے طور پر اپنی عورتوں میں داخل کر لیتے تھے۔ چنانچہ جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُھَا کی قرآنی تعلیم کے مطابق دشمن اسلام کی ایسی عورتیں جو اسلام پر حملہ کرنے والے لشکر کے ساتھ ان کی مدد کیلئے آتی تھیں اور اُس زمانہ کے رواج کے مطابق جنگ میں بطور لونڈی کے قید کر لی جاتی تھیں۔ اور پھر دشمن کی یہ عورتیں تاوان کی ادائیگی یا مکاتبت کے طریق کو اختیار کر کے جب آزادی بھی حاصل نہیں کرتی تھیں تو چونکہ اس زمانہ میں ایسے جنگی قیدیوں کو رکھنے کیلئے کوئی شاہی جیل خانے وغیرہ نہیں ہوتے تھے۔ اس لئے انہیں مجاہدین لشکر میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ اسلامی اصطلاح میں ان عورتوں کو مِلکِ یمین کہا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں مِلکِ یمین کے سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئیے کہ اسلام برسرپیکار دشمن کی عورتوں کے ساتھ صرف اس وجہ سے کہ وہ برسر پیکار ہیں قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ جو بھی دشمن ہے ان کی عورتوں کو پکڑ لاؤ اور اپنی لونڈیاں بنالو۔ بلکہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جب تک خونریز جنگ نہ ہو تب تک کسی کو قیدی نہیں بنایا جاسکتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ (الانفال:68) یعنی کسی نبی کیلئے جائز نہیں کہ زمین میں خونریز جنگ کئے بغیر قیدی بنائے تم دنیا کی متاع چاہتے ہو جبکہ اللہ آخرت پسند کرتا ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

یہاں جب خونریز جنگ کی شرط لگا دی تو پھر میدان جنگ میں صرف وہی عورتیں قیدی کے طور پر پکڑی جاتی تھیں جو محاربت کیلئے وہاں موجود ہوتی تھیں۔ اس لئے کہ وہ صرف عورتیں نہیں ہوتی تھیں بلکہ حربی دشمن کے طور پر وہاں آئی ہوتی تھیں۔

پس اسلام انسانوں کو لونڈیاں اور غلام بنانے کے حق میں ہر گز نہیں ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں اُس وقت کے مخصوص حالات میں مجبوراً اس کی وقتی اجازت دی گئی تھی لیکن اسلام نے اور آنحضرت ﷺ نے بڑی حکمت کے ساتھ ان کو بھی آزاد کرنے کی ترغیب دی اور جب تک وہ خود آزادی حاصل نہیں کر لیتے تھے یا انہیں آزاد نہیں کر دیا جاتا تھا، ان سے حسن واحسان کے سلوک کی ہی تاکید فرمائی گئی۔

اور جونہی یہ مخصوص حالات ختم ہو گئے اور ریاستی قوانین نے نئی شکل اختیار کر لی جیسا کہ اب مروج ہے تو اس کے ساتھ ہی لونڈیاں اور غلام بنانے کا جواز بھی ختم ہو گیا۔ اب اسلامی شریعت کی رو سے لونڈی یا غلام رکھنے کا قطعاً کوئی جواز نہیں ہے۔ بلکہ حکم وعدل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اب موجودہ حالات میں اس کو حرام قرار دیا ہے۔

طلاق کی شرائط یہ ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پورے ہوش و حواس میں اپنی مرضی سے طلاق دے تو طلاق خواہ زبانی ہو یا تحریری، ہر دو صورت میں مؤثر ہو گی۔

اسی طرح ایک دفعہ زبانی کہی ہوئی طلاق بھی طلاق ہی شمار ہو گی البتہ عدت کے اندر خاوند کو رجوع کا حق ہے بشرطیکہ یہ تیسری طلاق نہ ہو۔ کیونکہ تیسری طلاق کے بعد نہ عدت میں رجوع ہو سکتا ہے اور نہ ہی عدت کے بعد نیا نکاح ہو سکتا ہے، جب تک کہ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ والی شرط پوری نہ ہو یعنی یہ بیوی کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور تعلقات زوجیت کے بعد وہاں سے بغیر کسی منصوبہ بندی کے طلاق یا خلع کے ذریعہ علیحدگی ہو جائے یا اس خاوند کی وفات ہو جائے تو تب یہ عورت اس پہلے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔

البتہ ایک ہی وقت میں تین مرتبہ دی جانے والی طلاق صرف ایک ہی طلاق شمار ہوتی ہے۔ چنانچہ کتب احادیث میں حضرت رکانہ بن عبد یزیدؓ کا واقعہ ملتا ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دیدیں، جس کا انہیں بعد میں افسوس ہوا۔ جب یہ معاملہ آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس طرح ایک طلاق واقع ہوتی ہے۔ اگر تم چاہو تو رجوع کر سکتے ہو۔ چنانچہ انہوں نے اپنی طلاق سے رجوع کر لیا اور پھر اس بیوی کو حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں دوسری اور حضرت عثمانؓ کے زمانۂ خلافت میں تیسری طلاق دی۔

(مسند احمد بن حنبل، من مسند بنی ہاشم، بدایۃ مسند عبد اللہ بن العباس۔ حدیث نمبر 2266)

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایک احمدی کے کسی غیر احمدی کے جنازہ پڑھنے کے بارہ میں نیز بینک کے ساتھ مختلف معاملات لین دین کے بارہ میں مسائل دریافت کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 14 جنوری 2020ء میں ان سوالات کے درج ذیل جوابات عطاء فرمائے۔ حضور نے فرمایا:۔

جواب: غیر احمدیوں کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا مؤقف ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صریح مکذب اور مکفر تھا اس کا جنازہ پڑھنا تو کسی طرح درست نہیں۔ لیکن جو شخص حضور کے دعاوی کا انکاری نہیں تھا لیکن اس نے حضور کے دعاوی کی تصدیق بھی نہیں کی۔ ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھنے والے اگر دوسرے لوگ موجود ہوں تو احمدیوں کو اس کی نماز جنازہ سے احتراز کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر کسی جگہ کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کا جنازہ پڑھنے والا کوئی موجود نہ ہو تو احمدی اپنے امام کی اقتداء میں اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے کیونکہ کوئی کلمہ گو بغیر نماز جنازہ کے دفن نہیں ہونا چاہئے۔

غیر حکومتی بینکوں یا مالیاتی اداروں کے ساتھ لین دین کے معاملات میں اگر سود شامل ہو تو یہ ناجائز ہے۔ لیکن اگر لین دین نفع نقصان کی شراکت کے طریق پر ہو تو جائز ہے۔

اسی طرح حکومتی بینکوں یا حکومتی مالیاتی اداروں میں جمع کروائی جانے والی رقوم پر ملنے والی زائد رقم سود شمار نہیں ہوتی۔ کیونکہ حکومتی بینک اور

مالیاتی ادارے اپنے سرمایہ کو رفاہی کاموں پر لگاتے ہیں جس کے نتیجہ میں ملکی باشندوں کی سہولتوں کیلئے مختلف منصوبے بنائے جاتے ہیں، معیشت میں ترقی ہوتی ہے اور افرادِ ملک کیلئے روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے بینکوں اور مالیاتی اداروں سے ملنے والے منافع کو ذاتی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: جرمنی سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ حضور انور نے اپنے ایک خطبۂ جمعہ میں فرمایا ہے کہ ’’سچے مومن کو اپنے بیوی بچوں کیلئے بھی دعا کرنی چاہیئے کیونکہ حضرت آدمؑ کو پہلا فتنہ بھی ایک عورت کی وجہ سے پیش آیا۔‘‘ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ بائبل کا بیان ہے کہ حوّا حضرت آدم کو گمراہی کی طرف لیکر گئیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 04 فروری 2020ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: آپ نے میرے جس خطبہ کا حوالہ دیا ہے، اس میں بھی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھا ہے۔ اس اقتباس میں حضور علیہ السلام نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ توریت کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر آنے والے بلعم کے ایمان کے ضائع ہونے کی وجہ بھی اس کی بیوی ہی تھی جسے بادشاہ نے بعض زیورات دکھا کر لالچ دی اور اس نے بلعم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف بد دعا کرنے پر اکسایا اور جس وجہ سے بلعم کا ایمان ضائع ہو گیا۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعض تصنیفات میں قرآن کریم کے حوالہ سے یہ مضمون بھی بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم نے عمداً میرے حکم کو نہیں توڑا بلکہ اس کو یہ خیال گذرا کہ حوّا نے جو یہ پھل کھایا اور مجھے دیا شاید اُس کو خدا کی اجازت ہوگئی جو اُس نے ایسا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے اپنی کتاب میں حوّا کی بریت ظاہر نہیں فرمائی مگر آدم کی بریت ظاہر کی اور اس کی نسبت فرمایا ہے کہ لَمۡ نَجِدۡ لَہٗ عَزۡمًا اور حوّا کو سخت سزا دی۔

اسی طرح ایک جگہ حضور علیہ السلام نے اس مضمون کو بھی بیان فرمایا ہے کہ جس طرح چھٹے روز کے آخری حصے میں آدم پیدا ہوا اسی طرح چھٹے ہزار کے آخری حصہ میں مسیح موعود کا پیدا ہونا مقدر کیا گیا اور جیسا کہ آدم نحّاش کے ساتھ آزمایا گیا جس کو عربی میں خنّاس کہتے ہیں جس کا دوسرا نام دجال ہے ایسا ہی اس آخری آدم کے مقابل پر نحّاش پیدا کیا گیا تا وہ زن مزاج لوگوں کو حیات ابدی کی طمع دے جیسا کہ حوّا کو اس سانپ نے دی تھی جس کا نام توریت میں نحّاش اور قرآن میں خنّاس ہے۔

یہ بات بائبل کے حوالہ سے بیان ہو یا قرآنی احکامات کی روشنی میں، اصل میں اس میں مرد اور عورت دونوں کی بعض فطرتی کمزوریوں کی طرف اشارہ کیا گیا۔ چنانچہ جہاں اس میں عورت کی یہ فطرتی کمزوری بیان کی گئی ہے کہ اس میں طمع اور لالچ کا مادہ پایا جاتا ہے وہاں اس میں اپنی ادا اور چالبازی کے ساتھ مرد کو ورغلانے اور اپنی بات منوانے کا گر بھی پایا جاتا ہے۔ اسی طرح جہاں مرد خود کو بہت ہوشیار اور عقلمند سمجھتا ہے وہاں اس میں یہ کمزوری بھی ہے کہ وہ بہت جلد عورت کی باتوں میں آ جاتا ہے۔ اور اس حقیقت کو آنحضور ﷺ نے بھی بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے:

مَا رَأَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ۔

(صحیح بخاری)

یعنی اے عورتو کے گروہ! دین و عقل میں نسبتاً کم ہونے کے باوجود میں نے تم سے بڑھ کر کسی چیز کو نہیں دیکھا جو بڑے بڑے عقلمند اور مضبوط ارادہ والے مرد کی عقل مار دے۔

عورت کے اسی فطرتی نقص اور فطرتی ہنر سے جہاں ماضی کی بعض تنظیمیں اپنا مفاد حاصل کرتی رہی ہیں وہاں آج کے اس ترقی یافتہ زمانہ میں بھی بڑے بڑے ممالک کی اکثر جاسوسی تنظیمیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ان تنظیموں میں بہت سی عورتوں کو صرف اس لئے رکھا جاتا ہے کہ وہ اپنی اداؤں اور چالاکیوں سے کام لے کر مخالف تنظیموں یا اداروں کے مردوں سے ان کے راز نکلوائیں، اور اس میں انہیں کامیابی بھی ہوتی ہے۔

پس یہ وہ امور ہیں جن کا تعلق عورت اور مرد کی اس دنیوی زندگی کے ساتھ ہے لیکن اس کے ساتھ اسلام نے یہ تعلیم بھی دی ہے کہ حقوق و فرائض کے معاملہ میں نیز نیکیوں کے بجالانے پر ثواب کے ملنے میں عورت اور مرد میں کوئی فرق نہیں۔ پس جس طرح مرد کی صلاحیت اور قابلیت کے مطابق اس کے کچھ حقوق اور کچھ ذمہ داریاں ہیں اسی طرح عورت کی صلاحیت اور قابلیت کے مطابق اس کے بھی ایسے ہی کچھ حقوق اور کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ ان حقوق و فرائض کے بارہ میں ان میں کوئی فرق نہیں۔ اسی طرح جہاں ایک مرد کسی نیکی کے بجالانے پر ثواب کا حقدار ہوتا ہے اسی طرح عورت بھی اس نیکی کے بجالانے پر اسی قدر اور بعض امور میں اپنی صلاحیت اور قابلیت کی بناء پر نسبتاً کم مشقت والی نیکی بجالانے پر مرد کے برابر اور بعض صورتوں میں اس سے زیادہ ثواب کی حقدار قرار پاتی ہے۔ اسلام کی یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جس کا مقابلہ دنیا کا کوئی اور مذہب یا دنیا کی کوئی اور تعلیم ہرگز نہیں کرسکتی۔

سوال: گلشن وقف نو ناصرات کینیڈا جولائی 2012ء میں ایک بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ ایک دفعہ میں نے مینا بازار میں دیکھا تھا کہ مہندی کے سٹال پہ Signs تھے کہ وہ منہ پہ Face Paint کرتے ہیں اور Tattoos بھی لگاتے ہیں۔ تو کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟ اس پر حضور انور نے ارشاد فرمایا:

جواب: جو Tattoos لگاتے ہیں اور Face Paint کرتے ہیں، وہ غلط کرتے ہیں۔ مہندی کے سٹال پر صرف مہندی ہونی چاہیئے۔ اگر لجنہ کی صدر نے یہ اس طرح رکھا ہوا تھا تو بالکل غلط کیا ہوا تھا۔ منہ پہ بھی مہندی لگا دو، پاگل بنا دو، کارٹون بنا دو۔ اللہ تعالیٰ نے انسان بنایا ہے تم اس کو جانور بنا دو۔ مہندی کا جو سٹال ہے، اس پہ مہندی صرف ہاتھ پہ لگا لو (اس موقعہ پر حضور انور نے ہاتھ کی سیدھی اور الٹی طرف نیز کلائی تک اشارہ کر کے فرمایا کہ) یہاں تک لگا لو۔ جو تم عورتوں کا سنگھار ہے، اس میں جائز ہے۔ لیکن منہ پہ مہندی لگانا یا Tattooing کروانا اسلام میں منع ہے۔ (اس موقعہ پر حضور انور نے صدر صاحبہ لجنہ کینیڈا سے بھی جواب طلبی فرمائی کہ ایسا کیوں کیا ہوا تھا۔ اور پھر ان کے جواب پر حضور انور نے مزید فرمایا) Face Painting کس لئے رکھی تھی؟ نہیں ہونی چاہیئے یہاں وہ جو جن بھوت بناتے ہیں، وہ آپ نے بنانا تھا؟ (صدر صاحبہ کے عرض کرنے پر کہ تبلیغ کیلئے کیا تھا اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا) تبلیغ کیلئے کیا تھا تو تبلیغ کیلئے صرف Face Painting ہی رہ گئی ہے۔ چہرے بگاڑنے کا کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اسلام نے اس کا بڑا واضح طور پہ حکم دیا ہوا ہے۔ نئی نئی رسمیں نہ پیدا کریں۔ رسمیں تو آپ لوگ پیدا کر رہے ہیں، بدعات تو آپ لوگ لجنہ والے پیدا کر رہے ہیں۔ تو اصلاح آپ نے کیا کرنی ہے؟ اسی طرح نیکی کے نام پہ بدعات اندر گھستی ہیں۔ حضرت آدم کو جو شیطان نے بھٹکایا تھا، یہ نہیں کہا تھا کہ تم یہ کرو تو اس سے بڑا لطف اٹھاؤ گے۔ پہلے اس نے نیکی کی بات کر کے کہا تھا کہ یہ کرو، یہ بڑی نیکی ہے اور تم ہمیشہ کیلئے نیک بن جاؤ گے۔ شیطان نے آدم کو اسی طرح بھٹکایا تھا ناں؟ ہمیشہ کیلئے نیک بنانے کے وعدہ پہ۔ حالانکہ وہ شیطانی وعدہ تھا۔ تو یہی شیطانی کام آپ لوگ کر رہے ہیں۔ یہ نئی نئی بدعات پیدا کر رہے ہیں۔ لجنہ اور عہدیداروں کا کام یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کے منہ کو دیکھیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اپنی اپنی بدعات نہ پیدا کریں، اپنی اپنی رسمیں نہ پیدا کریں۔ اور بچیو! تم لوگ میری جاسوس بنو اور صحیح صحیح باتیں بتایا کرو۔ ٹھیک ہے۔

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

از صفحہ 1

اس شدت سے محبت کی جا سکے یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا) ’’اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہوسکتا ہے کہ جو کچھ محبّان صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں یا آئندہ اٹھا سکیں گے جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کرسکتی ہے وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو۔‘‘ (یہ صورت کس طرح پیدا ہو گی کہ جو کچھ مصیبتیں پہلے اٹھائی جا سکتی ہیں یا کوئی عقل تجویز کرسکتی ہے کہ یہ مشکلیں پیدا ہوسکتی ہیں دلی سچائی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں وہ مشکلات اور مصیبتیں اٹھانے کے لئے تیار ہو جائے۔ فرمایا) ’’اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نہ کر سکے کہ جس کے اٹھانے سے دل رک جائے۔ اور کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کر سکے کہ جس کی اطاعت سے دل میں کچھ روک یا انقباض پیدا ہو۔ اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو۔ اور جب یہ مذہب قائم ہو گیا۔‘‘ (اس طرح ایمان ترقی کر گیا) ’’تو درود شریف جیسا کہ مَیں نے زبانی بھی سمجھایا ہے‘‘ (آپؑ اس مرید کو لکھ رہے ہیں) ’’اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بناوے اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اِس عالَم اور اُس عالم میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہئے۔‘‘ (بڑے دل کی گہرائی سے ہونی چاہئے، توجہ سے ہونی چاہئے) ’’جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرّع اور التجا کی جائے اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہئے کہ اس سے مجھ کو یہ ثواب ہو گا یا یہ درجہ ملے گا‘‘ (اس سوچ میں نہیں درود بھیجنا، نہ دعا کرنی ہے کہ مجھے کوئی ثواب ہو گا یا درجہ ملے گا) ’’بلکہ خالص یہی مقصود چاہئے کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے اور اسی مطلب پر انعقاد ہمّت چاہئے اور دن رات دوام توجہ چاہئے۔ یہاں تک کہ کوئی مراد اپنی دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔‘‘ (مستقل مزاجی سے کام کریں۔) ’’پس جب اس طور یہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلا شبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے۔ اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشے میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہو جاوے۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 522-523 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 10)

(خطبۂ جمعہ 16/ جنوری 2015ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

رپورٹ: راجہ برہان احمد مربی سلسلہ۔ قائد تعلیم مجلس انصار اللہ برطانیہ

دوسرا آن لائن عالمی مشاعرہ (زیر اہتمام مجلس انصار اللہ برطانیہ) برموقع یوم خلافت (نذرانۂ عقیدت و محبت)

بتاریخ 29 مئی 2021ء بروز ہفتہ بوقت شام 6 بجے

مکرم میر انجم پرویز صاحب اپنا کلام پیش کرتے ہوئے جبکہ (کرسیوں پر دائیں سے بائیں) مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب اور مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب

(دائیں سے بائیں) مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب اور مکرم محمد رفیق حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

لائیو پروگرام کا ایک منظر

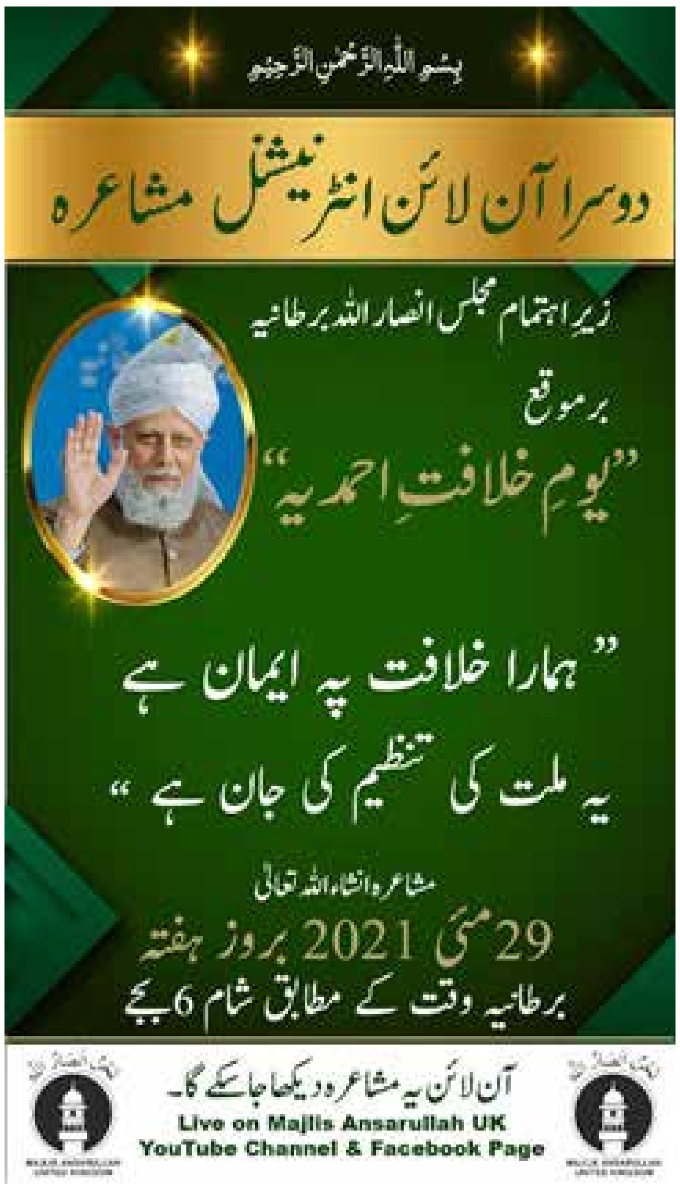

الحمد للہ ثم الحمد للہ قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ برطانیہ کو مؤرخہ 29 مئی 2021ء لندن وقت کے مطابق شام 6 بجے دوسرے آن لائن عالمی مشاعرہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ یہ مشاعرہ نہیں بلکہ دربار خلافت میں یوم خلافت کے حوالے سے ایک عاجزانہ نذرانۂ عقیدت و محبت تھا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور پیارے آقا کی دعاؤں سے مشاعرہ بہت کامیاب رہا۔ یہ پروگرام دو گھنٹے اور دس منٹ جاری رہا۔ گزشتہ سال کے مقابل پر امسال حکومت برطانیہ کی طرف سے لاک ڈاؤن میں کچھ نرمی تھی اس لئے برطانیہ کے شعراء و دیگر شرکائے مشاعرہ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ کی منظوری سے مسجد بیت الفتوح کی دوسری منزل پر جمع ہوئے۔ مشاعرے کی مناسبت سے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر خاص طور پر شعبہ سمعی بصری برطانیہ نے بڑی محنت سے اس پروگرام کو لائیو نشر کرنے کا انتظام کیا۔ یہ اپنی نوعیت کا منفرد پروگرام تھا جس میں کچھ شاملین تو ایک جگہ موجود تھے جبکہ باقی دنیا کے پانچ مختلف ممالک سے بیک وقت مشاعرہ میں شامل تھے اور گاہے بگاہے اپنا کلام سنا رہے تھے نیز گفتگو بھی کر رہے تھے۔ نیز یہ محفل اسی وقت براہ راست مجلس انصار اللہ برطانیہ کے یوٹیوب چینل پر دکھائی بھی جارہی تھی۔

پروگرام کے آغاز سے اختتام تک مسلسل پیغامات آتے رہے اور لوگ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے پیغامات بھجواتے رہے۔ اسی طرح خلافت احمدیہ زندہ باد اور خلافت سے اپنے والہانہ عشق و محبت کا اظہار کرتے رہے۔ اسی طرح شعرائے کرام کو داد نیز نظم پڑھنے والوں نے بھی خوب سماباندھا۔ پروگرام اور اس کے شاملین کی تفصیل یوں ہے:

میزبان

مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب

تلاوت

مکرم معید حامد صاحب

شعرائے کرام

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (لندن)، مکرم عبد الکریم قدسی صاحب (امریکہ)، مکرم احمد مبارک صاحب (امریکہ)، مکرم میر انجم پرویز صاحب (برطانیہ)، مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب (تنزانیہ)، مکرم محمد طاہر ندیم صاحب (برطانیہ)، مکرم ڈاکٹر وسیم احمد طاہر صاحب (جرمنی) اور مکرم ڈاکٹر طارق انور باجوہ صاحب (برطانیہ)

مترنم آواز میں کلام پڑھنے والے

مکرم ناصر علی عثمان صاحب (قادیان، حال مقیم آئرلینڈ) مکرم عصمت اللہ صاحب (جاپان)

محترم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ مشاعرے میں شامل رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس انصار اللہ کی راہنمائی اور شفقت و محبت کے واقعات سناتے رہے۔ مکرم ومحترم عطاء المجیب راشد صاحب نے بھی خلافت سے عقیدت و محبت نیز خلفائے احمدیت کی کہی ہوئی باتیں کس طرح اللہ تعالیٰ نے پوری کر کے دکھائیں، اس بارے میں چند واقعات سنائے۔ مکرم محمد رفیق حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ بھی اس مشاعرہ میں شامل ہوئے اور آپ نے آخر میں یوم خلافت اور اسی مناسبت سے منعقد کئے جانے والے پروگراموں کا مقصد نیز خلافت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔

اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں درج ذیل افراد کا بھرپور تعاون حاصل رہا:

شعبہ سمعی بصری برطانیہ

مکرم صفدر میاں صاحب اور شعبہ سمعی و بصری کے جملہ کارکنان

اطلاعات و اعلانات احباب جماعت

مکرم شکیل احمد بٹ صاحب نائب صدر انصار اللہ اور مکرم عامر ملک صاحب

رابطہ و تیاری

مکرم محمد محمود خان صاحب قائد عمومی

آئی ٹی

مکرم اظہر اقبال صاحب، مکرم ضیاء فاروقی صاحب، مکرم مظفر احمد صاحب۔

طعام

مکرم مظفر حسین صاحب ایڈیشنل قائد ایثار اور مکرم اظہر مصطفیٰ صاحب فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

شعبہ IT کی رپورٹ کے مطابق اس دوسرے آن لائن عالمی مشاعرے کو براہ راست YOUTUBE پر 3669 ڈیوائسز پر دیکھا گیا۔ دیکھنے والوں کی تعداد یقیناً اس سے زیادہ تھی نیز اب یہ تعداد مسلسل بڑھتی جارہی ہے۔ برطانیہ کے علاوہ، جرمنی، کینیڈا، پاکستان، انڈیا، امریکہ، تنزانیہ اور دیگر کئی ممالک سے احباب نے اس مشاعرہ کو دیکھا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری یہ ادنیٰ سی کاوش قبول فرمائے اور اس طرح کی مجالس کا اصل مقصد خلافت احمدیہ کی سچی اور کامل اطاعت نیز خلفائے احمدیت کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے ہمیں تقویٰ کی اعلیٰ راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین یارب العالمین۔

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (آلٹرنیٹیو میڈیسن) کینیڈا

ھوالشافی

انار کے فوائد

انار کیا ہے؟انار ایک لذیذ اور بیج دار پھل ہے۔مفرح، مسکن اور زود ہضم تاثیر رکھتا ہے۔ اس پھل کو نامعلوم زمانوں سے ایک غذا اور دوا کی حیثیت سے بلند مرتبہ حاصل ہے۔ انار کے پیڑ کے تنے یا جڑ کی چھال دونوں ہی پیٹ اور آنتوں کے کیڑے مارنے کے لئے معاون ہیں جڑ کی چھال کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ اس میں الکلائیڈ پیونیسائین کی وافر مقدار ہوتی ہے۔ یہ الکلائیڈ آنتوں کے کیڑوں کے لئے بہت مضر ہوتا ہے۔ انار کی جڑوں کا ٹھنڈا جوشاندہ 90 سے 180 ملی لٹر تک مریض کو دن میں تین بار پلانا چاہئے۔ بچوں کے لئے اس جوشاندے کی مقدار 30 سے 60 ملی لٹر تک ہے۔

دافع بخار

مختلف بخاروں میں انار کے تازہ جوس میں تھوڑا سا زعفران ملا کر دینا بخار کو دور کرتا ہے،انار کے جوس میں وٹامن اے، سی، ای اور معدنیات میں کیلشیم، فاسفورس، آئرن، پوٹاشیم، فولک ایسڈ، نایامین، تھایامین اور ریبوفلاوین پائے جاتے ہیں۔

دل اور شریانوں کے لیے مفید

انار کا جوس دل کی صحت کے لئے بے حد مفید ہے، یہ خون کی نالیوں کو لچکدار بنا دیتا ہے اور سوزش کم کرتا ہے، یہ دل پر دافع اتھرا جینک اثرات ڈالتا ہے اور ایل ڈی ایل کولیسٹرول کو کم کرتا ہے اور ایچ ڈی ایل کولیسٹرول کو بڑھاتا ہے

بلڈ پریشر کنٹرول

انار کا جوس ہائی بلڈ پریشر کو کم کرتا ہے اور یہ قدرتی اسپرین کے طور پر کام کرتا ہے اور خون کو جمنے سے روکتا ہے یہ خون کو پتلا کرتا ہے۔

دافع کینسر

انار کا جوس جسم سے فری ریڈیکلز کو ختم کر کے کینسر سیلز کی بڑھوتری کو کم کرتا ہے۔

قوت مدافعت

اس میں وافر مقدار میں اینٹی آکسیڈنٹس پائے جاتے ہیں جو کہ وائٹ بلڈ سیلز کو متحرک کر کے جسم سے زہریلے مادوں کو باہر نکالتے ہیں اور نظام مدافعت کو صحت مند اور مضبوط بناتے ہیں۔ روزانہ ایک گلاس انار کا جوس پینا کینسر سیلز کی بڑھوتری کو آہستہ کر دیتا ہے۔

اسہال و پیچش میں مفید

انار قابض تاثیر رکھتا ہے۔ اس لئے اسہال اور پیچش میں بے حد مفید ہے۔ اگر مریض کو مسلسل پتلے دست آنے سے کمزوری واقع ہو تو اسے بار بار 50 ملی لیٹر کے قریب انار کا جوس پینا چاہئے۔ یہ اس کے اسہال کو روک دے گا، ڈائیریا اور پیچش کے علاج کے لیے انار کے جوس میں ایک چمچ شہد ڈال کر لینا بدہضمی کا علاج کرتا ہے،ڈائیریا کے علاج کے لئے ایک کپ پانی میں 20 گرام انار کا چھلکا اور دار چینی ڈال کر 10 منٹ تک ابالیں۔ اور اسے ٹھنڈا کریں 30 ملی لیٹر سلیوشن دن میں تین بار پئیں۔ انار میں موجود آئرن خون کی کمی کو دور کرتا ہے۔ انار کا چھلکا، چھال اور پتے معدے کے مسائل سے چھٹکارا دلاتے ہیں۔

پیٹ کے کیڑوں کیلئے مفید

پیٹ کے کیڑوں کے لئے انار کی جڑیں اور چھال کا جوشاندہ ایک کپ پانی میں تیار کریں۔ اسے چھانیں اور دن میں تین بار استعمال کریں، بچوں کے لئے اس کی مقدار دن میں ایک بار آدھے کپ سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے، پیٹ کے کیڑوں کی وجہ سے جلد پر ریش ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے انار کی چھال کا پاؤڈر لے کر اس میں سرسوں کا تیل مکس کر کے متاثرہ جگہ پر لگائیں۔

جلد کے لیے مفید

انار زنک، کاپر اور وٹامن ای پر مشتمل ہوتا ہے۔ جلد کے سیلز کی نشوونما کے لئے زنک کی ضرورت ہوتی ہے۔ جلد کے سیلز ہی جلد کے ٹشوز بناتے ہیں۔ زنک جلد کو خراب ہونے سے محفوظ رکھتا ہے اور زخموں کو جلد ٹھیک کر دیتا ہے۔ کاپر جلد اور بالوں کی رنگت کا ذمہ دار ہوتا ہے اور یہ الٹراوائلٹ شعاعوں سے جلد کو محفوظ رکھتا ہے۔

کیل مہاسوں کے لیے

انار ایک اینٹی ایکنی پھل ہے۔ یہ پیونیکلک اور اومیگا تھری فیٹی ایسڈز سے بھرپور ہوتا ہے۔ جو جلد کو نمی فراہم کرتے ہیں۔ انار ہارمونز کو متوازن کرتا ہے۔ یہ کیل مہاسوں کو دور کرتا ہے یہ آئلی جلد کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔

حاملہ خواتین کے لیے

انار حاملہ خواتین کے لئے غذائیت سے بھرپور اور بہترین پھل ہے۔

روزانہ انار کا جوس پینا حاملہ خواتین کے لئے بے حد فائدہ مند ہے۔

جلے ہوئے اور کوڑھ کیلئے:انار کے پتوں کا پیسٹ جلے ہوئے حصے پر لگایا جاتا ہے۔ انار کے پتوں کے جوس میں شہد ڈال کر کوڑھ کے علاج میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اینٹی ٹائیفائیڈ

انار کے پتوں کا جوشاندہ بنا کر ٹائیفائیڈ کے علاج میں دن میں دو بار دیا جاتا ہے۔ انار کے پتوں کا پیسٹ بنا کر زخموں پر لگایا جاتا ہے۔

قوت باہ

انار لیبیڈو کو بڑھاتا ہے۔ اور جینیٹل آرگان کی حساسیت کو بڑھاتا ہے، اس کے لئے 50 گرام انار کے بیج روزانہ استعمال کریں یا آدھا گلاس انار کا جوس پیئیں

برص کیلئے مفید

برص کے علاج کے لئے انار کے خشک پتوں کو پیس لیں۔ آدھا چمچ پاؤڈر ایک گلاس پانی کے ساتھ روزانہ دن میں ایک بار بغیر کسی وقفہ سے ایک ماہ استعمال کریں۔

اکسیر نکسیر

قابض دوا خصوصیات ہونے کی وجہ سے یہ ناک سے خون نکلنے کو کنٹرول کرتا ہے۔ ناک سے خون نکلنے کو کنٹرول کرنے کے لئے انار کے جوس کے 2 سے 3 قطرے ناک میں ڈالیں۔پیپٹک السر کے لئے ایک گلاس انار کے جوس میں شہد ڈال کر دن میں دو بار استعمال کریں۔

وزن میں کمی کے لیے

انار کا جوس موٹاپے اور دل کی بیماریوں کے علاج کے لئے بے حد مفید ہے۔

گلے کی خرابی کا علاج

گلے یا آواز کے بیٹھ جانے کے علاج میں ایک کپ پانی لے کر اس میں 20 گرام انار کا چھلکا اور 2 گرام پھٹکڑی ڈال کر 10منٹ تک ابالیں اور اس سے غرارے کریں۔

طحال کیلئے

تلی / طحال کے بڑھ جانے کے علاج کے لئے انار کی خشک جڑوں کا جوس بنالیں۔ ایک چمچ جوس ایک کپ دودھ میں ڈال کر استعمال کریں۔

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَآ أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَآ أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرَ أَھْلِھَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ أَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا۔۔۔اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰٓی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَآ اِلَیْنَا

(مستدرک حاکم جلد 1صفحہ 614۔معجم الاوسط طبرانی جلد 5 صفحہ:379)

ترجمہ: اے اللہ! سات آسمانوں اور جس پر اس کا سایہ ہے ان کے رب! سات زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھا رکھا ہے ان کے رب! اے شیطانوں اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے ان سب کے رب! اے ہواؤں اور جو کچھ وہ اڑاتی ہیں ان کے رب! ہم تجھ سے اس بستی اور اس کے رہنے والوں کی خیر اور بھلائی کی دعا کرتے ہیں اور ہم اس بستی اور اس کے باشندوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ اے اللہ! ہمارے لئے اس بستی میں برکت رکھ دے۔ اے اللہ! ہمیں اس بستی میں برکت بخش۔ اے اللہ! ہمارے لئے اس بستی میں برکت کے سامان رکھ دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے پھلوں سے رزق دے اور اس کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈال اور اس بستی کے نیک بندوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے۔

یہ سید و مولیٰ پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی کسی نئی بستی میں داخل ہونے کی دعا ہے۔

حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کسی شہر میں داخل ہوتے تو یہ دعا ضرور پڑھتے تھے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ترجمہ و تلخیص: مدثر ظفر

صحرائی بلی Sand Cat

صحراء عرب اپنے سخت موسم کے باعث جانداروں کے رہنے کے لیے نہایت غیر موزوں ہونے کے باوجود کئی قسم کے جانداروں کا مسکن ہے۔گرمیوں میں یہاں درجہ حرات چالیس ڈگری سیلسیس جبکہ سردیوں کی رات میں منفی بیس درجہ تک گر جاتا ہے۔ یہاں رہنے والے جانداروں نے خود کو اس غیر متوازن ماحول میں بخوبی ڈھال لیا ہے۔ان میں سے ایک صحرائی بلی بھی ہے۔اسے Sand Cat یا sand dune cat بھی کہا جاتا ہے۔ یہ دکھنے میں بالکل گھریلو بلیوں کی طرح معلوم ہوتی ہے۔بلیوں کی یہ واحد قسم ہے جو اس صحراء میں سکونت رکھتی ہے۔

گرمیوں کے سخت گرم دنوں میں ریت انتہائی گرم ہو جاتی ہے اور ریت کا درجہ حرارت اسی ڈگری سیلسیس تک پہنچ جاتا ہے جو اس کے پاؤں جلانے کے لیے کافی ہے۔ لیکن قدرت نے اس کا بھی انتظام کر رکھا ہے، اس کے پاؤں کے تلووں پر موجود بال اسے تپتی ریت سے جلنے سے محفوظ رکھتے ہیں۔

یہ بال نہ صرف پاؤں کو جلنے سے بچاتے ہیں بلکہ چلتے وقت کسی بھی قسم کی آواز پیدا نہیں ہونے دیتے۔ نیز ان کی بدولت یہ اپنے پیچھے کوئی بھی نشان نہیں چھوڑتی جس کے باعث یہ شکاریوں سے محفوظ رہتی ہے۔صحراء کا انتہائی گرم دن رات کے وقت جما دینے والے ٹھنڈ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔صحرائی بلی کی جلد جو اسے دن میں جلنے سے بچانے کا کام کرتی ہے وہی اسے رات کی ٹھنڈ میں گرم بھی رکھتی ہے۔صحراء میں اس بلی کو تلاش کر پانا نہایت مشکل ہے۔ یہ چلتے وقت زمین کی سطح سے بہت چپک کر چلتی ہے۔ اس طرح چلنے سے شکاریوں کی نظروں میں نہیں آتی نیز اپنے شکار کو بھی اس کی نظروں سے خود کو بچا کر شکار کرتی ہے۔ یہاں تک کہ بھاگتے وقت بھی یہ بہت زیادہ زمین سے اپنے پیٹ کو ہر ممکن حد تک نزدیک رکھ کر بھاگتی ہیں۔خود کو اس پوزیشن میں رکھنے کے باوجود یہ چالیس کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتی ہیں۔

دن کے اوقات میں حتی المقدور یہ سورج کا سامنا کرنے سے پرہیز کرتی ہیں اور اپنی کھوہ میں چھپ کر رہتی ہیں لیکن رات ہوتے ہی خوارک کی تلاش میں متحرک ہو جاتی ہیں۔

ایک رات میں خوراک کی تلاش میں آٹھ کلومیٹر تک کے علاقہ میں چلتی پھرتی ہیں۔

ان کے کان کافی بڑے اور ان کے جسم کا نہایت اہم حصہ ہوتے ہیں جو کہ عام گھریلو بلیوں کی نسبت دگنی جسامت کے حامل ہوتے ہیں۔ اپنے انتہائی حساس کانوں کی وجہ سے یہ نہایت کم فریکوئنسی والی آوازیں بخوبی سن سکتی ہیں۔ ان کے کان اتنے حساس اور شاندار ہیں کہ نصف کلومیٹر دور کی آوازیں سننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

صحراء میں خوراک کا حصول مشکل امر ہے اس لیے یہ ہر طرح کے کیڑے مکوڑے جو بھی ملے کھا لیتی ہیں۔ انہیں زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ جو کچھ یہ شکار کرتی ہیں اپنی نمی کی ضرورت انہیں میں سے پوری کر لیتی ہیں۔صحراء میں بلی کو چوہا کھانے کے لیے مل جانا گویا خصوصی دعوت کے مترادف ہے۔ چوہے کے چلنے اور کترنے کی آواز کانوں میں پڑتے ہی چوکنا ہو جاتی ہے اور بالکل کوئی بھی آواز پیدا کیے بغیر زمین سے رگڑ کھاتی ہوئی چوہے کو جا دبوچتی ہے۔

اپنے کانوں کی مدد سے کئی کلومیٹر دور موجود دوسری صحرائی بلیوں کی موجودگی کا پتہ لگا سکتی ہیں۔ یہ بالکل ریڈار کی طرح کام کرتے ہیں اور دور کسی بلی کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی مخصوص آواز نکال کر انہیں ایک دوسرے کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ اس طرح یہ اپنے جوڑے کو بھی تلاش کرتی ہیں، کامیاب انتخاب کے بعد مادہ صحرائی بلی بالعموم تین بچے پیدا کرتی ہے جو چھے ماہ کی قلیل مدت میں اپنی پیدائشی جسامت سے تین گنا تک ہو جاتے ہیں۔ اس دوران یہ شکار کرنا سیکھتے ہیں اور ایک سال کے ہوتے ہی والدین سے الگ ہو جاتے ہیں۔

صحراء کے انتہائی غیر یقینی اور سخت موسمی حالات کے باعث ہم ان صحرائی بلیوں کے بارے میں بہت کم معلومات رکھتے ہیں۔ لیکن موجودہ دور میں جدید آلات جیسے پوشیدہ کیمروں، وی ایچ ایف کالر (ایسے پٹے جو جانوروں کے گلے میں ڈال کر انہیں ٹریک کیا جا سکتا ہے)، جی پی ایس ٹیکنالوجی کے باعث ان پر تحقیق کرنا ماضی کی نسبت بہت آسان ہو گیا ہے اور مستقبل میں ہم ان کے بارے اور بھی جان پائیں گے۔

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

نے بیعت کی۔ وہ لڑکی قرغزستان میں موجود امریکن بیس میں کام کرتی ہے۔ وہاں اُس کے ساتھ کام کرنے والے ایک امریکن عیسائی نوجوان نے لڑکی کے نیک چال چلن اور باحیاء ہونے کی وجہ سے اس سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا۔لڑکی نے کہا کہ مَیں احمدی مسلمان ہوں اور اپنی جماعت سے پوچھ کر آپ کو کوئی جواب دوں گی۔ چنانچہ وہ مشن ہاؤس آئی اُسے بتایا گیا کہ ایک مسلمان لڑکی غیر مسلم سے شادی نہیں کر سکتی۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ اس غیرت مند اور نیک فطرت نومبائع بچی نے غیر مسلم امریکن کی شادی سے انکار کر دیا۔ اُس کی پیشکش ٹھکرا دی۔ اس عیسائی نوجوان نے جو اُس کا بڑا گرویدہ ہوا ہوا تھا، کہا کہ اگر مَیں اسلام قبول کر لوں تو کیا پھر ہم شادی کر سکتے ہیں؟ تو لڑکی نے جواب میں کہا کہ اگر اسلام قبول کرنا ہے تو سچا دین سمجھ کر قبول کرو۔شادی کی خاطر قبول کرنا جو ہے یہ مجھے منظور نہیں ہے، یعنی اگر تم اس لئے قبول کر رہے ہو تو تب مَیں شادی نہیں کروں گی۔ ایک غریب ملک ہونے کی وجہ سے کرغزستان کی لڑکیاں غیر ملکیوں سے شادی کو ترجیح دیتی ہیں۔ لیکن اس بچی نے احمدی ہونے کی وجہ سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ اس کیتھولک عیسائی نوجوان نے مسلسل چھ ماہ تک تحقیقات کرنے اور جماعتی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد یکم جولائی 2011ء کو اسلام قبول کر کے، بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت اختیار کی۔ اس تحقیق کے سفر کے دوران (جب تحقیق کر رہا تھا یہ نوجوان) اس نوجوان نے احمدیت مخالف ویب سائٹس کو بھی دیکھا، وہاں جا کر بھی مطالعہ کیا۔ اور آخر کار احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر ہی اس کا دل مطمئن ہوا اور اُس کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ پس یہ پاک تبدیلی ہے اور یہی استقامت ہے جس کے لئے دعا کی جاتی ہے، دعا کی جانی چاہئے۔ یہ لڑکی جو ہے نئی احمدی ہوئی، غربت بھی تھی، اچھا رشتہ مل رہا تھا اُس کے لحاظ سے، دنیا داری کے لحاظ سے، لیکن اُس نے دین کی خاطر ٹھکرا دیا۔ اس میں اُن لوگوں کے لئے بھی لمحہ فکر یہ ہے کہ جب بعض بچیاں جو ایسے غیروں میں شادی کو پسند کرتی ہیں جو صرف شادی کی خاطر بیعت کر کے سلسلے میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ قاعدہ بنا ہوا ہے کہ جب تک بیعت میں ایک سال نہ گزر جائے اور لڑکے کا اخلاص نہ دیکھ لیا جائے ہماری لڑکیوں کو عموماً نئے نومبائعین سے شادی کی اجازت نہیں دی جاتی۔ تا کہ یہ واضح ہو جائے کہ کہیں شادی کی خاطر تو بیعت نہیں کی؟

(خطبہ جمعہ 2/ ستمبر 2011ء)

طلوع وغروب آفتاب

22جون2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:11	19:06
مدینہ منورہ	04:02	19:14
قادیان	03:44	19:37
ربوہ	03:24	19:17
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:18	21:22